اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو دن مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوتا ہے

R. L. N. 352

اخبار

اہلحدیث

امرتسر پنجاب

جلد ۳ — نمبر ۴۵

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـــہ
والیان ریاست سے ۔ ســـہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔ [illegible]
ـ شش ماہ کیلئے عہ
مالک غیر سے سالانہ ۔ [illegible]

اجرت اشتہارات

[illegible] کتابت ہو سکتی ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر
ہونی چاہئے

اغراض و مقاصد

دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام
کی حمایت و اشاعت کرنا ۔
مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث
خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات
کی نگہداشت کرنا ۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہو
(۲) بیرنگ خطوط [illegible] واپس ہونگے
(۳) مضمون نگاروں کی خبریں اور مضامین
بشرط پسند مفت درج ہونگے

امرتسر مطبوعہ ۲۲ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ ستمبر ۱۹۰۶ء یوم الجمعہ

حنفی مرزائی ۔ دیابندی اور وہابی اہلحدیث [illegible]

بازاری اخبار نے ایک حنفی اخبار کی مدد سے جیسی ان لوگوں کی عادت ہو کر دوسرے
دن کی تہمت سے بار مشہور ہو رہی ہیں ۔ جماعت اہلحدیث کو فرقہ جدیدہ عبدالوہاب نجدی
کا پیرو لکھا تھا ۔ اسلئے اس مضمون میں ہم اس امر کی تحقیق کرینگے کہ ان چاروں
فرقوں میں سے کون کون فریق اپنے اپنے دعویٰ اور نسبت میں سچا ہے اور
کون منکر ہے اور اوسکا انکار کہاں تک صحیح ہے ہم جانتے ہیں کہ اس مضمون کو
پڑھکر ہماری بعض ناظرین بالخصوص بازاری اخبار آگ بگولا ہو جائینگے ۔
اور بہت کچھ بڑ بڑائینگے ۔ شاید جواب لکھنے پر بھی آمادہ ہونگے مگر جواب اسکا نام
نہیں ۔ کہ ادھر ادھر کی الکھنے دیکر جواب نام رکھ لیں ۔ نہیں بلکہ [illegible] لکھکر
واقعات پیش کریں اور ہمارے پیش کردہ واقعات کی باقاعدہ تکذیب کریں ۔

اصل بحث اس میں ہے ۔ کہ یہ چاروں فرقے جن اپنے اپنے لیڈروں کیطرف منسوب
ہیں یہ نسبت واقعی ہے ۔ یا یونہی ہے ۔ یعنی حنفی امام ابوحنیفہ صاحب کے
اور مرزائی مرزا صاحب قادیانی کے اور دیابندی آریہ سوامی دیانند کے اور
[illegible] ابن محمد بن عبدالوہاب یا عبدالوہاب نجدی کے ۔

ہمارے خیال میں یہ بحث بالکل صاف اور واضح ہے جو کوئی بغور ان فرقوں کے
مذہبی برتاؤ اور تحقیقات مسائل پر غور کریگا ۔ اوسپر یہ امر آفتاب نصف النہار سے
بھی زیادہ واضح ہو سکتا ہے کہ فرقہ حنفیہ امام ابوحنیفہ صاحب کے پیرو ہیں اور مرزائی
مرزا صاحب قادیانی کے اور آریہ دیانند جی کے ۔ البتہ چوتھا فرقہ جسکو مخالف
وہابی کہتے ہیں ۔ اور وہ خود اپنا نام اہل حدیث بتاتے ہیں اور سرکاری کاغذات
میں بحکم وائسرائے گورنر جنرل ان کو وہابی لکھنے کی ممانعت اور اہلحدیث لکھنے
کا حکم ہے ۔ گو یہ مسئلہ واضح ہے تاہم ۔ ہم اسپر ذرہ روشنی ڈالتے ہیں ۔ تاکہ کوئی [illegible]
اس مقال کو ہمارا ذاتی نہ جانے ۔

حنفیوں کا طریق عمل اور رسم المفتی لیجئے علماء حنفیہ کی فتوی نویسی کا یہ جو ہے کہ
جو کچھ امام ابوحنیفہ صاحب کا قول ہوگا ۔ وہی فتویٰ دینگے اور مفتی اپنی غلط فہمی
سے امام کا قول چھوڑ دے ۔ تو اور بات ہو ۔ مگر وابستہ امام کے قول کے خلاف
نہ کریگا ۔ کیونکہ فقہ حنفیہ کی معتبر کتاب درمختار ۔ اور ردالمحتار میں صاف لکھا
ہے ۔ والاصح انہ یفتی بقول الامام علی الاطلاق (رسم المفتی) یعنی صحیح [illegible]

[illegible] گورنمنٹ ہند بنام گورنمنٹ پنجاب [illegible] ۱۸۸۶ء [illegible]

تفسیر ثنائی [illegible] ملنے کا پتہ منیجر [illegible]

یہی ہے کہ امام ابوحنیفہ کے قول ہی پر ہمیشہ فتوی ہونا چاہئے اس علیہ الاعتماد کی شرح میں صاحب ردالمحتار لکھتے ہیں۔ سواء انفرد وخالفہ صاحباہ اولا۔ یعنے خواہ امام ایک طرف اکیلا ہو یا اکیلا نہ ہو۔ غرض ہر حال میں جہانتک امام صاحب کا قول ہے اور اسی پر فتوی ہونا چاہئے۔

ہمارے خیال میں یہی حکم فقہاء حنفیہ کا بہت ٹھیک ہے کیونکہ جب کسی امام کی تقلید کریں۔ تو اس کے معنی بس یہی ہیں کہ اسی کے قول کی تابعداری ہو سے

بیچارہ خسر و خستہ را خوں ریختن فرمودہ اند
عالم ہمہ یک طرف آں شوخ تنہا یک طرف

چنانچہ آج علماء حنفیہ کا بس اسی پر عمل ہے اور حقیقت یہ ہے کہ حنفی کہلانا اسی امر کو مقتضی ہے۔ کہ جو کچھ امام ابو حنیفہ نے کہا۔ بس اسی پر عمل کیا جائے

لطیفہ لاہور کا ایک بڑا حنفی عالم نے ایک دفعہ مجھ سے کہا کہ ہم لوگ حدیث تو صرف اسلئے پڑھتے ہیں۔ کہ اہلحدیث لوگ جو ہمکو تنگ کرتے ہیں اونکو جواب دے سکیں۔ ورنہ ہمیں کیا ضرورت۔ میں نے جب اون کی یہ بات بڑی حیرانی سے سنی۔ تو مولانا فرمانے لگے آپ حیران کیوں ہوئے آپ اتنا نہیں سوچتے۔ کہ جب ہم مقلد ہوئے تو ہم اپنے امام کے قول کو چھوڑ کر کس کی تحقیق قبول کر سکتے ہیں۔ یعنے یہی ان کی [illegible] کہ واقعی تقلید کی یہی شان ہے سے

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

اسیطرح مرزائی فرقہ کی کیفیت ہے کہ جو کچھ مرزاجی فتوی دیں بس وہی مستند ہو جس بات میں مرزاجی کا قول ملجائے پھر کسی آیت یا حدیث کی طلب نہیں ایک زمانہ میں جب مرزا صاحب پر فتوی کفر لگا۔ تو وہ یوں کہتے ہو کہ دیکھو جی مجھ پر کفر کا فتوی لگاتے ہیں حالانکہ میں [illegible] علیکم کہتا ہوں اور خدا فرماتا ہے کہ ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا یعنے جو کوئی تمکو السلام علیکم کہے اسکو کافر مت کہو۔ مرزا صاحب نے جب اس آیت سے استدلال ظاہر کیا تو ان کے دم افتادہ سب اس آیت کو پڑھتے پھرتے تھے۔ اور علماء اسلام کی تجہیل اور تضحیک کرتے تھے۔ کہ دیکھو جو ہم تو السلام علیکم کہتے ہیں اور یہ لوگ ہمکو کافر کہتے ہیں۔ دوسرے ایک حدیث بھی ان کی زبان زد تھی جسمیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فھو فی ذمۃ اللہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ یعنے حضور فرماتے ہیں۔ کہ جو کوئی ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھاوے وہ اللہ کی پناہ میں ہے۔ پس تم اللہ کو اس کی پناہ دینے کے متعلق ذلیل کرو یعنے تم بھی اوسکو مسلمان ہی جانو۔

ایکبار زمانہ تھا کہ یہ حدیث اور آیت مرزاجی کی تعلیم کے مطابق مرزائیکو ورد زبان تھیں۔ مگر اب جو مرزاجی نے رخ بدلا۔ اور اپنے منکروں کو کافر کہنا شروع کر دیا۔ تو یہ دونوں آیت اور حدیث کو بھول گئے حالانکہ مرزاجی کے مخالف مسلمان آیت اور حدیث مذکورہ پر عمل کرتے ہیں۔ لیکن مرزاجی سب کو ایک ڈانٹ بتلاتے ہیں۔ پس مرزاجی کا رخ بدلنا تھا کہ تمام چوکڑی بھول گئی۔ سب مرزائیوں پر ایسا اثر ہوا کہ گویا سانپ سونگھ گیا۔ تمام پہلی تقریریں بھول گئے۔ آپکو نہ وہ اصول یاد رہے نہ فروع۔ کہ جو کوئی ہماری طرح نماز پڑھے وہ مسلمان ہے۔ اب یہ آیت اور حدیث دونوں منسوخ ہیں۔ یہانتک کہ حکیم نورالدین جیسے علم کے مدعی نے اپنے ایک اشتہار مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء میں لکھا ہے۔ کہ چونکہ مرزا صاحب حکم و عدل ہیں اسلئے مسائل شرعیہ میں جو فیصلہ کریں۔ وہی ناطق ہوگا۔ بس یہی ہمارا مدعا ہے۔ کہ مرزائی لوگ اپنا کل دارومدار مرزاجی کی رائے پر رکھتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس فرقہ کی نسبت مرزاجی کی طرف انہی معنے سے ہے جن سے حقیقی ائمہ کی طرف نسبت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہو۔ کہ جب مرزاجی نے مشتہر کر دیا ہو کہ تم اپنا نام احمدی رکھا و مریدوں نے اسے قبول کیا اور احمدی کہلانے لگ گئے کیا یہ ممکن ہے۔ کہ مرزاجی کہیں کوئی بات آیت یا حدیث کے برخلاف کہدیں اور مرزائی اوسکو نہ مانیں۔ میں نے ایک مرزائی سے جو میرا کلاس فیلو (ہم درس) بھی کچھ مدت رہا تھا۔ ایکدفعہ کہا۔ کہ مرزاجی اگر کہیں کہ نماز مت پڑھو۔ تو مان لوگے وہ بلا تکلف بولا۔ کہ بیشک چھوڑ دینگے پھر میں نے کہا۔ کہ مرزاجی اگر کہیں کہ نماز مضارع کا صیغہ ہے۔ تو مان لوگے بولا بیشک۔ میں نے کہا سچ فرمایا اللہ تعالی نے اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ غرض کچھ شک نہیں کہ مرزائی فرقہ مرزاجی کا پیرو ہے اسی لئے احمدی کہلاتے ہیں۔ بس یہ ان کے مرزائی ہونیکی دلیل ہے۔

دیانتدی آریہ سماجی گو اپنے آپ کو دیانندی نہیں کہتے اگرچہ لازم تھا جی آریہ مہاتما پارٹی کے لیڈر اس نام کو اپنی نسبت [illegible]

ahmadimuslim.de

جانتے ہیں مگر اس میں شک نہیں کہ دیانند جی کو آریہ سماج کا بانی تو سب مانتے ہیں (دیکھو ہر بلاس شاردا کا ترجمہ لالہ منشی رام جی صٹ) الیسا ہی دیانند جی کی سوانح عمری کے دیباچہ میں دیانند جی کو کئی ایک جگہ آریہ سماج کا بانی لکھا ہے - امرتسر میں یکم ستمبر سنہ رواں کو پنڈت رام بھجدت جی وکیل لاہور نے آریوں کے جلسہ میں لیکچر دیا مضمون لیکچر کا تھا "آریہ اور سناتن دھرمی" آپنے آریہ سماجی کی تعریف یوں کی کہ آریہ سماجی وہ ہے - جو سوامی دیانند کے مشن کا پابند ہو -

اخبار تیج دھرم پرچارک مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۲۸ء میں ذات پات کے مسئلہ پر بحث کی گئی ہے - جو یہاں ہم اس غرض سے نقل کرتے ہیں کہ ناظرین یہ اندازہ لگا سکیں - کہ آریوں کا عملی طریق کیا ہے اور اپنے لئے اتحاد مراتب کیا تجویز کرتے ہیں - اور کس طرح اپنے قول و فعل کو اپنے دعووں کے ثبوت میں سند لاتے ہیں اخبار مذکور میں لکھا ہے کہ

"آریہ سماج کا عام حالت چونکہ اس سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا تھا - کہ غیر ہندو جاہے وہ مستعفد ہی کیوں نہ رہے ہوں فطرتاً ناپاک ہیں - اور ورن اچاری ہندو ہی فطرتاً پاک ہیں - محض اسلئے کہ وہ ہندو ہیں اور اسلئے سوخا اللہ کروڑوں کو پردیس کے سدھ شدہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیول ایک فارم پر دستخط کرا لینا ہی کافی ہے - رشی (دیانند) کے سدھانتوں کا پرچار جاری رہا - اور اسکا قدرتی نتیجہ یہ ہوا - کہ چند آدمیوں نے آریہ سماج کا عمل رشی کی ہدایت کے برخلاف دیکھکر اس امر پر زور دیا کہ ویدک دھرم کیول ہندوؤں کے لئے ہی نہیں بلکہ منش ماتر کے لئے ہے۔"

یہ آریہ سماج کی خانہ جنگی اور اسکے بحث مباحثوں میں شریک ہونیکا ولیس ان کو اس حد تک دامنگیر ہو گیا ہے - کہ وہ سماج کو الوداع کہنے کے لئے تیار نہیں - اپنی کمزوری ماننے میں ان کو شرم آتی ہے - اس لئے وہ واکیہ چھل سے کام لیکر اپنی کمزوری کو رشی (دیانند) کی تعلیم کے گلے منڈھنا چاہتے ہیں - جب کبھی کوئی آریہ اپنے کسی سلار یا عیسائی دوست یا رشتہ دار کے ہاتھ کا کھا لیتے ہیں - تو کہا جاتا ہے کہ اس نے اناچار کیا - لیکن سینکڑوں آریہ جو خود مانس کھاتے ہیں یا مانس خوار اور غیر رشتہ داروں کے ساتھ ایک برتن میں طعام کرتے ہیں ان کے عمل پر کوئی حرف گیری نہیں کیجاتی ہے اس لئے یہی سمجھنا چاہئیے کہ اس قسم کی نکتہ چینی کو محرک ہندو پن کے سنسکار ہیں نہ کہ رشی دیانند کی ... کا خیال اب ہم ایک ایک معاملہ زیر بحث کے متعلق رشی کی رائے پیش کرتے ہیں اور اسبات کا فیصلہ اپنے ناظرین پر چھوڑتے ہیں کہ آیا یہ لوگ واک چھل سے اپنے آپ کو اور دوسروں کو دھوکا دیکر اپنی کمزوریاں ہی پر وہ ڈالنا چاہتے ہیں یا واقعی میں رشی کو سدھ تعز کی انا چاریوں کی رکشا کرنا ہی منظور ہو۔

"یہی رشی دیانند کا یہ سدھانت تھا - کہ پہلے ہندوؤں کو آریہ بنانا قرین مصلحت ہو تو وہ اپنی وصیت میں لکھ جاتے - کہ میرا دھن ہندوؤں کے اندر ویدک دھرم کا پرچار کرنے میں خرچ کیا جائے"

ناظرین! اس عبارت پر غور سے آپ لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ آریہ سماجی جب آپس میں بحث کرتے ہیں - تو ان کے استدلال کی بڑی قوت سوامی دیانند کے قول اور فعل ہوتی ہے - یہی وجہ ہے کہ جب کبھی مسلمان بھی ان کے مقابلہ پر دیانند جی کا قول یا تحریر پیش کرتے ہیں - تو آریہ مناظر یہ نہیں کہہ سکتے - کہ ہم اسکے ذمہ وار نہیں بلکہ اسکو زیر چشم رکھتے ہیں بلکہ صاف کہتے اور لکھتے ہیں - کہ ہم دیانند کے سوا کسی دوسرے کی نہیں سنیں گے چنانچہ مہاشہ دھرم پال تو آریہ صاف لکھتا ہے۔

"سوامی دیانند کی تفسیر کے سوا اور کوئی تفسیر ہمارے نزدیک معتبر نہیں" تہذیب الاسلام جلد چہارم صفحہ ۲۴۹

پس نتیجہ اس کلام کا ناظرین خود ہی نکال لیں کہ آریہ سماجی کیسے دیانندی ہیں۔

چوتھا فرقہ اہلحدیث ہے - جسکو عوام مخالف **وہابی** کہتے ہیں - عنوان میں بھی ہمنے مخالفوں کے تسمیہ ہی سے وہابی لکھا ہے - اس فرقہ کی بابت مخالفوں کا بیان ہے - کہ یہ لوگ عبدالوہاب نجدی کے پیرو ہیں - یہ سراسر بہتان ہے سو حاشیہ نگار ہیں - واللہ ہمیں ان لوگوں کی یہ بات سنکر ہنسی بھی آتی ہے - اور ان کے حال پر رحم بھی آتا ہے ہمیں یہ سمجھ نہیں آتا کہ جو لوگ فرقہ اہلحدیث کو عبدالوہاب نجدی کے پیرو سمجھتے ہیں - ان کے پاس کیا ثبوت ہے - بڑا ثبوت یہ ہو - کہ چونکہ یہ لوگ وہابی ہیں - پس عبدالوہاب کے پیرو ہیں - مگر ان عقل و حیا سے کوروں کو کبھی اتنا بھی نہیں سوجھتا کہ وہابی کا نام اہلحدیث کا اپنا تجویز کردہ ہے یا ان کے دشمنوں کا۔

کیا کوئی ہے جو جس طرح ہمنے ان تینوں فرقوں (حنفی - مرزائی - دیانندی) کا ثبوت خود ان کی مسلمہ تحریروں سے دیا ہے - کہ یہ لوگ اپنے ان اماموں کے تابع اور پیرو ہیں - اسی طرح کوئی صاحب ہمت کرکے یہ ثابت کر دے - کہ اہلحدیث عبدالوہاب یا محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیرو ہیں - کیا کبھی کسی نے سنا ہے کہ اہلحدیث نے کبھی اپنے دعووں ... اپنے فتووں میں کبھی یہ بھی کہتے ہیں - کہ ہمارے

اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ مذہب تھا۔ معاذ اللہ۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اہلحدیث سکتہ کرجیسے گذرنے والا ہوں یہ گمان نہ کریگا بلکہ اہلحدیث پکار پکار کر کہتے ہیں کہ ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

سچا کوئی ایسا کا جواز دیتا ہو۔ کہ اہلحدیث کو دلیل کہنے کا قاعدہ ہماری طرح ثبوت دو۔ اگر دے تو۔۔۔ ایسے نہادر کے لئے ہم پانسو روپیہ انعام تجویز کرتے ہیں۔ ورنہ ایسے فضول دعوی کرنے میں شرم کرے۔ خدا سے نہیں تو خلق ہی سے عار کرے کہ جس بات کا ثبوت نہ ہو۔۔ اوسکا منہ سے نکالنا اور قلم سے لکھنا کون نہیں جانتا۔ کہ مخبوط الحواسوں کا کام ہے یا پرلے درجہ کے بیحیاؤں کا۔ ہاں اگر بتا دعوہ ثبوت ہو۔ تو پیش کریں۔ اور مقررہ انعام لیں ؎

پاہر آ پیارے سے نہ آزمائیں
تو پر انعام ہم جگر آزمائیں

تنبیہ۔ چونکہ اہلحدیث کا طریق عمل صرف قرآن و حدیث ہو وہ ہمیشہ اپنے فیصلوں اور مسائل میں انہی دو (قرآن اور حدیث) سے استدلال کرتے ہیں اور باقی فرقے خود اپنے اپنے اماموں اور بزرگوں کے اقوال پر فیصلے اور فتوی دیتے ہیں پس صحیح ثابت ہوا۔ کہ اسلام میں جتنے تفرقے اور اختلافات اور فرقہ بندیاں ہوئی ہیں۔ انمیں اہلحدیث کا قصور نہیں کیونکہ یہ اصل سواد خط مستقیم پر ہیں جو صحابہ کرام کی روش تھی۔ باقی جو فرقے تھے پیدا ہوئے ہیں۔ یہ سب خطا انہی کی ہو۔ اگر وہ آج اپنا طریق بدل دیں۔ اور براہ راست قرآن و حدیث سے سند لاویں اور کسی خاص شخص سے نسبت نہ پیدا کریں۔ تو آج یہ سب اختلاف مٹ جائیں۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ تمام فرقے مسائل میں متفق ہو جائیں۔ ایسے تو اہلحدیث بھی آپس میں نہیں۔ حنفی ہے سب متفق ہیں۔ آجکل کے حنفی تو کیا ہونگے۔ خود امام ابو حنیفہ صاحب کے شاگردوں میں اختلاف تھا۔ یہ تو نہ مٹا اور نہ مٹیگا۔ لیکن اگر مسلمان ہماری مان لیں۔ اور القول زید عمرو۔ جو ان کی تمام نسبتیں حضور نبوی سے نکالیں تو فرقہ بندی کا ظہور بہت ناپید۔ آوہ ؎

ہند کو اس طرح اسلام سے بھولو آشنا
کہ نہ آوے کوئی آواز بجز سنۃ اللہ

مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی اڈیٹر اشاعۃ السنہ
اور
ڈپٹی سردار احمد صاحب پنشنر کے خطوط مندرجہ وطن

پر ایک نظر

وطن مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۶ء میں بعنوان تجویزہ بنک پر ایک مولوی صاحب کا اعتراض کے عنوان سے مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب فاضل اور جناب ڈپٹی سردار احمد صاحب پنشنر کا ایک خط طبع ہوا ہو۔ فاضل ممدوح نے اپنے مضمون سود۔ قمار۔ لاٹری بیمہ وغیرہ کا حوالہ دیکر (جو اشاعۃ السنہ جلد ۱۲ نمبر میں شروع ہوا ہے) اظہار کیا ہے کہ اسکا آجتک کسی نے جواب نہیں دیا۔ اور فرمایا کہ اپنا فتوی یا کسی دوسرے مولوی صاحب کا فتوی جس میں دلائل جواز سود ہوں۔ پیش کریں۔ ڈپٹی صاحب موصوف مولوی صاحب ممدوح کے دلائل توڑنے یا اپنے دلائل شرعیہ سود کے پیش کرتے مگر یہ نہ کیا لہذا مولوی صاحب کے خط کا جواب نہ ہوا۔ اب مولوی صاحب کی طرف سے جواب الجواب آنیکا انتظار ناحق ہے۔

ڈپٹی صاحب دلائل شرعیہ حرمت سود کے توڑنے کی طرف متوجہ نہ ہوئے بلکہ ان دلائل کو تسلیم کرکے اور حرمت سود کو مان کر بموافقت زمانہ اور تجارتی کاروبار بغیر دار و ستد سود کے نہ چلنے کی وجہ سے آیۃ فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ الایۃ سے اجتہاد فرمایا ہے۔ جس طرح سور کا گوشت و مردار حالت اضطرار میں جائز ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اس وقت سود بھی جائز ہو گیا۔ ڈپٹی صاحب اگر فی الحقیقت مجتہد مطلق بھی ہوتے۔ تاہم اس اجتہاد کو کوئی اہل علم تسلیم نہ کرتا۔ کیونکہ ہر کوئی حرام نہیں ہے جو حلال نہ ہو سکے۔ ہر مرتکب حرام اوسکو نہ کھنے سے مضطر ہے شراب۔ افیون۔ زنا۔ چوری۔ جوا۔ غیبت وغیرہ کہ جسکو عادت پڑ گئی ہو۔ پھر اوسکے وہ رہ نہیں سکتا۔ لہذا وہ مضطر ہے۔ قماروں کے سگوں کو بغیر دوست حالت اضطرار سود ہے۔ جبکہ ان کو سود مباح ہے۔ تو دوسرے مرتکب حرام کو بموجب آیۃ فمن اضطر الایۃ کیوں مباح نہ ہوگا۔

ڈپٹی صاحب موصوف اسلام کے احکام منزل کو الہی نہیں فرماتے بلکہ یہ زمانہ کی رفتار کیساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ افسوس ہے کہ انہوں نے مذہب اسلام کو بھی آریہ۔ پارسی۔ عیسائیوں کا سا بناوٹی مذہب سمجھ لیا۔ بلکہ اس سے بھی بدتر۔ ان کے علماء بار اتفاق کرکے کوئی مسئلہ بدلتے ہیں۔ مگر ڈپٹی صاحب مصنف

دانت اور آنکھ
دنیا کی مشہور ۔۔۔
تار گی دانتوں سے ۔۔۔
ہتا کہ جب کسی کے دانت
کی صورت بہتری کی نہ
دانت بھی نہ نکل سکتی ہو
کا علاج بھی ہو سکتا ہے
ایجاد کردہ منجن کا استعمال
تو دانت ہمیشہ کے لئے
محفوظ رہیں گے یہ نکر
صاف شفاف رہیں گے
اور خوشنما ۔۔۔
فرحت آتی ہے قیمت فی
ڈبیہ ایک بکس سے
جس صاحب کے دانت
بنوا سکتے ہیں۔ فر
کتابت سے ہو سکتا۔
نیز
ہم خوبصورت ۔۔۔
کی طرز سے ۔۔۔
کے واسطے ۔۔۔
ملنے
المشتہر
شیخ خلیل
ونڈ السنار و
امرت
سر ہال ۔۔۔

ahmadimuslim.de

اور اُسکا اپنے نقیض میں بدل جانا اور نہ یادہ محال ۔ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ عقل انسانی کو زمان ۔ مکان و مادہ و قوت تک تو لگتا ہے جسکے آگے کا علم عقل انسانی کو نہیں ہے جیسا اللہ اور سب کچھ نہیں ۔ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ موجودات عالم سے اُن علتوں کی طرف چلے جنسے موجودات عالم کا ظہور ہے اور چلتے چلتے واجب الوجود تک پہنچے ہیں اگر تم چاہو اور اُنکو اور تجزیہ سے واجب کی تعداد گھٹاتے گھٹاتے واحد کرو ۔ مگر جب واحد سے کم کرکے عدم محض کرنا چاہیے ۔ تب ادراک بشری کے حد مقرر ہونے کی وجہ سے نہ وہ عدم محض کا تصور کر سکتا ہے نہ اُسپر حکم لگا سکتا ہے تو کوئی کبھی قائل نہوا ہو کہ عدم محض علت العلل ہے ۔ عدم محض کا ادراک ہی نہ کرسکنا ہے اثبات کی وجہ ہو کہ آدمی تمام موجودات کو ممکن الوجود نہیں کہہ سکتا ۔ ایک موجود کو کم سے کم واجب الوجود کہنا ہی اور یہی مختار ہے اس قول کے نظر ثانی ہر انسان مرصد ہے ۔ اور نیز اس قول کے آدمی اپنے خالق کو وجدان سے جانتا ہے ۔ نہ استدلال اور برہان سے اور کیا عجب ہو کہ کل مولود یولد علی الفطرۃ کے یہی معنی ہیں ۔ ادراک بشری کی یہی حد ہے موجودات مطلقہ واجب الوجود سے اُسکو تعلق نہیں ہوسکتا یعنی انسان کو بے علاقہ خاص کے علم ہونا محال ہے اور واجب الوجود مطلق سے علاقہ خاص ہو ۔ تو وہ مقید ہو جاوے مطلق نہ رہے ۔ ادراک انسانی کی یہی حد ہے ۔ جو سلسلہ معلول و علت کو الی غیر النہایت نہیں لے جانے دیتی ۔ ممکن ہے کہ مسئلہ لاؤں کے لئے الی ربک المنتہی اسی حد کے بیان کرنیکا بہترین طریقہ ہو ۔

خلاصہ یہ کہ ادراک اور عقل بشری محدود ہیں ۔ قادر مطلق نہیں ۔ انسان کو یہ تصور کرنا محال ہے ۔ کہ موجودات عالم کی ابتداء عدم محض سے ہوئی ۔ بہ تقیب پہلے وجود ہے ہوگی ۔ جو عدم محض نہیں ہوسکتا ۔ یعنی ممکن الوجود سے نہیں ہے جو مسبوق بالعدم ہو بلکہ واجب الوجود ہے اس واجب الوجود کی بابت تین عقیدے ہو سکتے ہیں (۱) عالم خود واجب الوجود ہے اور دہریوں کے عقیدے کا یہی خلاصہ نکلتا ہے (۲) دو واجب الوجود ہونگے ۔ مگر عقل انسان اُنکی نسبت حکم نہیں لگا سکتی اور یہی خلاصہ ثنویہ کے عقیدے کا ہے (۳) واجب الوجود ہے ۔ وہ واحد ہے اور یہ کہتا ہے اور یہی عقیدہ ہے موحدین کا تینوں عقیدوں کے موازنہ کرنے سے عقل سلیم اُسی طرف جاتی ہے کہ توحید حسب ہے بہتر ہے ۔ کیونکہ تمام عالم کا باوجود لا تعداد کثرت کے چند سادہ اصول پر چلنا اور ایک ہی رابطہ سے وابستہ ہونا اتفاقی ہونے کی نسبت کسی ناظم کے سبب سے ہونا زیادہ قرین قیاس ہے مفصل کا بیان کرنا عقل بشری میں نہیں آتا ۔ چونکہ اس عقیدہ کو تفصیل میں متعارف عقل بشری مستقل نہیں ہے اسی لئے نبوت اور ہادی کی ضرورت ہوئی ہے ۔

نیا کیا تاکہتا ہی صالح الغذا ہو مزے کا نہیں معلوم ہوتا ہے نئی خوشبو خواہ مخواہ ناپسند ہوتی ہے ۔ عادت نے جس شکل کو حسین بتایا ہے اُسکے خلاف صورت حسین نہیں معلوم ہوتی ہے ایسا ہی عجب نہیں کہ جو طریقے صانع عالم کے ثبوت کے آخر میں یا اوپر میں بیان ہوئے ہیں ۔ موحدین کو پسند نہ آویں ۔ لیکن بار بار اُن پر غور ہو ۔ اور طبیعت اُن سے مانوس ہو جاوے ۔ تو یقین ہے کہ وہ ضرور پسند آوینگے ۔ ([illegible])

مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ

ضلع ترہت کی تباہی کا حال کسی نامہ نگار سے خاص تحقیق

سنا ہوگا ۔ تاہم بنظر اطمینان بتحقیق خبر سے مطلع کرتا ہوں ضلع مظفرپور و دربھنگہ و موتیہاری میں ایک مہینہ تک بکثرت بارش ہوتی رہی ۔ دوسرے سیلاب اس زور سے آیا ۔ کہ طوفان نوح کہا جاوے تو بجا ہے ۔ کئی بستیاں قریب بہ گنگا اسٹیشن بالکل سیلاب میں زیر آب ہو کر شامل دریا ہوگئیں ۔ بہت بستیاں پست ہوگئیں بہت لوگوں کا نقصان ہوئے ۔ ریلوے لائن اکثر جگہ ضلعات مذکور کی لائنیں ٹوٹ گئیں جا بجا [illegible] من [illegible] ہوگئے ۔ گاڑیاں بند ہوگئیں ۔ دربھنگہ سے سیتا پور ۔ سمستی پور سے دربھنگہ ۔ سمستی پور سے مظفر پور [illegible] کی گاڑی بالکل بند ہوگئی تھی اب [illegible] میان میں ایک اسٹیشن پر جا کر گاڑی چلتی ہے ۔ باقی میں مسافران پیدل اور کشتی پر جان پر کھیل کر سفر کرتے ہیں ۔ فصل بھدوی وہاں سب بالکل زیر آب ہوگئی ۔ بہت لوگ کہاں نہ بغیر تباہ ہو رہے ہیں ۔ [illegible] غلہ کی گرانی روز بروز بڑھتی جاتی ہے ۔ دربھنگہ میں روپیہ کا [illegible] سیر چاول ہے ۔ قحط کا انتظام شروع ہو گیا ہے سرکار کی طرف سے غرباء کو کھانا ملنا شروع ہو گیا ۔ [illegible] لوگوں کا خدا حافظ ہے ۔ جو کچھ [illegible] میں تھا ۔ بیس تیس ہزار [illegible] کاشت کی آبادی میں صرف کر دیا ۔ پھر یہی تو آب [illegible] ابھی تک جا بجا بھرا ہے اور دو ایک مہینہ اور بند رہنے کا قرینہ ہے ۔ ایسی کیفیت کیا عرض کروں ۔ لوگوں کی پریشانی دیکھ کر کلیجہ شق ہوتا ہے ۔ اللہ پاک سے دعا فرض ہے کہ ہم لوگوں کے گناہوں کو معاف فرما کر نئی نئی مصیبتوں سے نجات بخشے ۔ آمین ثم آمین مدرسہ کی حالت بفضلہ تعالیٰ اچھی حالت پر اچھی ہے ۔ امسال کا جلسہ بوجوہ [illegible] اور دیگر چند مصلحت سے بجائے شعبان کے ماہ شوال کے اخیر میں ہوگا ۔ ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے انشاء اللہ تعالیٰ جب تاریخ مقرر ہوگی ۔ ضرور اطلاع کرونگا ۔ روئداد جلسہ گذشتہ کی حسب معمول [illegible] گذشتہ سطح میں دی گئی ہے ۔ [illegible] طبع ہو جانے روئداد رسالہ [illegible] کرونگا ۔ جلسہ شعبان ہی میں ہوتا ۔ مگر [illegible] سے [illegible] تباہی و ویرانی کے آتے گئے بخصوصا

* بوجہ سلسلہ مضمون ہذا کے فتوے درج نہیں ہوسکے ۔ (اڈیٹر)

[illegible] اہلحدیث امرتسر

ضلع تربت تو یکدم تباہ ہو گیا اور یہی چند مصلحت سے ہو رمضان شریف تو خوشو ال میں جلسہ ہونیکی صلاح قرار پائی ہے۔ اگر رائے عالی ہو تو مختصر لفظوں میں اسکو ذکر پرچہ اہلحدیث شائع کردیویں۔ ایک امر کی اور حضور کو تکلیف دیتا ہوں کہ اکثر لوگ استفتی بیرنگ مدرسہ احمدیہ میں بھیجتے ہیں۔ اور اکثر بیرنگ تو نہیں بھیجتے۔ مگر جوابی ٹکٹ نہیں بھیجتے ہیں اگر بیرنگ جواب روانہ کیا جاتا ہے۔ تو واپس آتا ہے۔ اور جواب نہ جانے سے تقاضا رہتا ہے۔ اسبارہ میں حضور ایک اعلان شائع کردیویں۔ کہ ہر مستفتی سائل استفتی کے ایک لفافہ آدھ آنہ کا روانہ کریں اور جو لوگ مختصر استفتی پوسٹ کارڈ پہ بھیجتے ہیں وہ جوابی کارڈ بھیجیں۔ (راقم ابو زبیر محمد یوسف ناظم مدرسہ)

ایک استفسار جناب مکرم دام افاضاتہ محمد عین الحق صاحب دیانتہ دار ہیں۔ کہ مولوی احمد سعید صاحب سہارنپوری حال مقامی ناگپور امسال حج کو تشریف لے گئے تھے۔ واپس ہوئے یا نہیں؟ جن احباب کو معلوم ہو۔ وہ مولوی صاحب کے مقام اور کیفیت سے اطلاع بخشیں۔ شاہ صاحب کا پتہ۔ گلیشن گنج۔ جبلپور ہے۔

ایک صاحب درخواست کرتے ہیں کہ تازہ چھپلی جو برف میں لپٹی ہو کس بھاؤ سے ملیگی۔ جو صاحب چاہیں پتہ بتلاویں۔ اگر یا ان کی معرفت کسی غریب کے نام پر چھ ماہ کیلئے اخبار اہلحدیث مفت جاری کراؤ نگا۔ پتہ (مولوی احمد الدین سیالکوٹ محلہ امام صاحب)

سفرِ حج حسب تجویز و اعلان اہلحدیث مورخہ ۱۰ اگست سنہ حال ذکر کی صاحب رفیق فریق حج کو اطلاع کرتے ہیں۔ آگاہ ہو گزشتہ بعثہ مورخہ ۲۳ اگست کو پرچہ اہلحدیث میں حافظ خدا بخش صاحب مقام بٹالہ سے اطلاع کرتے ہیں کہ میرے دوست الٰہی بخش صاحب نصف رجب میں سفر حج کو جانیوالے ہیں اسلئے اطلاع کرنا فرض ہے کہ میرے دوست جناب عبد القادر و رحیم بخش صاحبان سوداگران بھی نصف رجب میں سفر حج کو جانیوالے ہیں امید کہ بمبئی محلہ بھاجی کھار مسجد اہلحدیث میں ملاقات ہوگی۔ کیونکہ یہ صاحبان وہیں تشریف رکھینگے انشاءاللہ تعالیٰ اور جن صاحبوں کو ارادہ ہو۔ لکھتے ہیں فقط والسلام (راقم محمد نعمت اللہ جگر دہیر پور)

درخواست حج ۔ کوئی صاحب فی سبیل اللہ حج کے لئے مجھ کو ہمراہ لیجاوے تو مشکور ہونگا۔ راقم امام رحیم چار فروش ازلاہور سرچشمہ دروازہ تحصیل لال کنواں

درخواست اخبار ۔ کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخبار جاری کراویں

ترخدا آجر پاویں۔ محمد رضوان اللہ ٹھنا نہ جھنجن ضلع اعظمگڈھ محلہ ڈوم نیوڑہ

درخواست نمبر ۲ ۔ میں غریب طالب علم ہوں اخبار کا شائق ہوں۔ ایبٹ شاہ جماعت نہم پرائمری از مقام داتا مانسہرہ ضلع ہزارہ

نمبر ۳ ۔ ہم کئی ایک طالب علم ہیں۔ اہلحدیث کے مضامین اور فتووں کے شائق ہیں۔ فی سبیل اللہ کوئی صاحب ہمارے نام اخبار جاری فرمادیں۔ راقم محمد امین اہلحدیث لنڈال ضلع گیا بگہام پوسٹ عبد الغنی صاحب

درخواست منظور ۔ جناب بابو عبد الحی صاحب گجرات نے کئی ایک خریدار اہلحدیث کے بنائے ہیں۔ اور معاوضہ میں بجائے انعام کے صرف دعا کی درخواست کی۔ اسلئے حسب وعدہ اُن کی طرف سے ایکسال کے لئے دفتر سے نمبر اول کے نام پر اخبار جاری کیا گیا۔ دعا ہے کہ خدا بابو صاحب کو خوش و خرم رکھے اور اسکا اجر بھی بابو صاحب کو عطا فرمائے۔ باقی درخواستوں پر بھی کوئی صاحب توجہ فرمائیں

ایک دریافت طلب سوال

میرے ایک دوست نے مرزا صاحب قادیانی کے رد میں ایک رسالہ نئی طرز پر تصنیف کیا ہے۔ جو کہ عنقریب کسی مطبع میں چھاپنے کی غرض سے بھیجا جائیگا۔ بعد طبع ہونے کے ارادہ کیا جاتا ہے۔ کہ تمام نامی علماء کے اسم گرامی درکار ہیں جنکو علم مباحثہ میں دلچسپی ہو۔ تاکہ اُن کے پاس یہ رسالہ بھیجا جاوے اور اسطرح ارادہ ہے۔ کہ ہند میں جسقدر انجمن اسلام ہیں انکو بھی ایک ایک کاپی رسالہ کی مفت بغیر اردو طبع کو بھجوائی جاوے جو کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ ایک ایک کاپی بھیجکر اجازت دے دی جاوے۔ کہ انہی طور پر اس رسالہ کو جہاں چاہیں فروخت کر لیں۔ فائدہ اٹھا دیں۔ التماس ہے۔ کہ میرا یہ مضمون بطور سوال کے درج کیا جاوے۔ تاکہ آپکے ناظرین میں سے جو صاحب جن نامی علماء و مذہبی طالب اور انجمن ہائے اسلامیہ سے واقفیت رکھتے ہوں۔ وہ مہربانی کرکے آپ کے اخبار کے ذریعہ اطلاع بخشیں۔
مرسلہ:۔ حاجی محمد سردار خاں محمد خاں سوداگران ملتان

مفت مع ٹکٹ ۔ رسالہ الطرز المسعود فی بعث المولود جس صاحب کو چاہئیے منگا لیں طلب کریں۔ پتہ:۔ ڈاکٹر عبد الرزاق خان اسپتال اسسٹنٹ ایبٹ آباد پلٹن گورکھا۔

آریہ سماج کی پول مصنفہ بابو محمد پرشاد المعروف شیخ عبد العزیز نو مسلم جس میں بابو صاحب نے سوامی دیانند کی فاش غلطیاں نکالی ہیں۔ قیمت جلد اول ۲ / جلد دوم ۳ /
منیجر اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

اس ہفتہ امرتسر کی جماعت اہلحدیث پر بڑا واقع خان بہادر شیخ خدا بخش

صاحب ڈسٹرکٹ جج پنشنر کا انتقال ہے جو ۹ ستمبر کو فوت ہوئے۔ مرحوم گو عدالت کے کمرے میں ڈسٹرکٹ جج ہوتے تھے مگر مسجد میں ایک درویش طالب علم کی ہیئت میں رہتے تھے۔ کیا آج حکام میں اسکی کوئی نظیر ہے کہ عدالت کی کرسی پر بیٹھنے والا مسجد کی چٹائی پر طالب علمانہ حیثیت سے بیٹھے۔ مرحوم فرلو رخصت لیکر قرآن شریف کا ترجمہ اور بلوغ المرام پڑھا کرتے تھے۔ مرحوم طبیعت کے ایسے مسکین تھے کہ یادگار سلف تھے۔ قومی کاموں میں بہت کچھ حصہ لیتے تھے۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

مرحوم کے تین لڑکے دو لڑکیاں ایک بھائی منصف اور چچا زاد بھائی سشن جج ہیں۔ ناظرین سے التماس ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ غائب پڑھکر دعا مغفرت کریں اللھم اغفرلہ وارحمہ وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ۔

امرتسر کے خاکروب بھی ہڑتال کرنے کی تجویز کر رہے ہیں۔ میونسپل کمیٹی خبردار!

۹ ستمبر کو امرتسر میں بہت زور کی بارش ہوئی۔ مگر امن وامان ہے۔ الحمد للہ۔

مسلمانوں کے ڈیپوٹیشن سے حضور وائسرائے نے ملاقات کرنی منظور کرلی۔ حضور وائسرائے اس ڈیپوٹیشن سے یکم اکتوبر کو ملاقات کرینگے۔ تمام صوبجات ہند کے مسلمانوں کے قائم مقام اس ڈیپوٹیشن میں شریک ہوکر اپنی قوم کی بہتری کی تجاویز ہزاکسلنسی کے حضور میں پیش کریں گے۔

راجہ صاحب دربھنگہ نے اپنے مزارعوں کو ۲ لاکھ ۰۰ ہزار روپے سے زیادہ تقاوی اور ۲۴ ہزار روپے ماہوار امداد دینے کا حکم دیا۔ جال کے سیلاب سے دربھنگہ کے آس پاس سینکڑوں گاؤں کی زراعت برباد ہوگئی اور ہزارہا دیہاتی مفلس اور بے خان ومان ہوگئے (خدا کی پناہ)

ہندوستان میں انگریزی اور دیسی سب زبانوں کے ۱۰۰۰ ۱۲ اخبار شائع ہوتے ہیں سب سے زیادہ اخبار احاطہ بمبئی میں اور اسکے بعد پنجاب میں سب صوبوں سے زیادہ اخبار شائع ہوتے ہیں۔

روس میں انقلاب پسند بم کے گولوں سے ظالم حکام کو برابر قتل و غارت کر رہے ہیں۔ اب تمام انقلاب پسند جماعتیں متفق و متحد ہوگئی ہیں۔ اور گورنمنٹ کا مقابلہ کرتی ہیں۔ گورنمنٹ روس سخت مخمصہ میں گرفتار ہے۔

جالندھر میں ایک بھینس نے بچہ دیا جس کے دو سر اور چھ ٹانگیں تھیں۔

لاہور میں ایک گائے نے بچہ دیا جس کی آنکھیں اور کان نہ تھا اور منہ اور بڑا تھا۔

وارسا کے اندر روسی فوج نے دو ہزار باغی ایک رات کے اندر گرفتار کئے۔

افسوس کہ تین ہفتہ سے پلیگ پھر بڑھتا جاتا ہے اور اوسط اموات زیادہ ہو رہی ہے۔ (شاید کرشن قادیانی کی توجہ ہوئی ہوگی۔)

امیر کابل ۲۱ نومبر کو چلکر دیا ۱۲ دسمبر کو آگرہ پہنچینگے۔

چین کے ملک میں بردہ فروشی سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ چین کی آبادی چالیس کروڑ کے قریب ہے منجملہ اس تعداد کے وہاں ایک کروڑ غلام اور لونڈیاں ہیں۔

زار کا حکم ہے کہ وزیر اعظم کا خاندان شاہی محلوں میں پناہ گزین ہوجائے۔ اس قدر بد امنی پھیلی ہوئی ہے۔

دہلی کے سٹیشن شاہدرہ پر ڈاکوؤں نے حملہ کرکے پانچ ہزار روپیہ لوٹ لیا دو شخص مجروح اور ایک جان سے مارا گیا۔

ایڈیٹر صاحب وکیل بھی ۱۸۲۱ روپیہ حجاز ریلوے کے لئے فراہم کرکے روانہ کرچکے ہیں۔ (شاباش)

۲۹ اگست کی صبح کو ڈیرہ دون چھاونی کا جنٹل اسکول آتشزدگی سے خاکستر ہوگیا۔

گذشتہ ہندوستان میں پٹینٹ دوائیں ۱۲ لاکھ ۵۴ ہزار روپیہ کی فروخت ہوئیں برہما کا ہر شخص ۔۔۔ پونے چار آنے سالانہ استعمال کرتا ہے۔

افغانستان کے علاقہ میں ہلدی اور ٹمبیکو اور کیلے کی کاشت میں کامیابی ہوئی اسلئے آئندہ رقبہ کاشت اور بڑھایا جاویگا۔

لندن میں مسلمانوں کے لئے ایک مسجد بنانے کا پورا بندوبست ہوگیا ہے۔ اس کی تیاری کا تخمینہ ۱۵ لاکھ روپیہ کیا گیا ہے۔

کالکا شملہ ریلوے پر بوجہ کثرت باران کے زمین ۹ جگہ سے پھٹ چکی ہے

جہاز گوا جو کلکتہ سے گذشتہ ستمبر کے روز چاٹگانگ کو روانہ ہوا ہے۔ ملکری کی کے قریب ساحل پر چڑھ گیا انجن ٹوٹ گئے اور تمام جہاز شکستہ ہوکر رہ گیا۔

مولوی احمد خلیفہ صاحب واعظ نے دہلی میں ۳۰ اگست کو انتقال کیا۔ مرحوم کو خدا بخشے

دلیل الفرقان بجواب اہل الفرقان یعنی مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اہل القرآن کے رسالہ مفصل نماز کا کامل جواب قیمت ۲ر مینیجر اہلحدیث امرتسر

(۳) عطری تھینکس

ایک دیرینہ بات یاد آتی ہے اور وہ اس قابل بھی گئی ہو کر شائع کیجاوے کیونکہ ہم خرما و ہم ثواب کی مصداق ہے بہت عرصہ کا ذکر ہے کہ ہم اپنی ڈسپنسری واقعہ کٹرہ قلعہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ظریف الطبع شخص نے آکر کہا ۔ حکیم صاحب ایک تھینکس مجھے دیجئے ۔ دریافت کیا ۔ کہ اسکو کیا معنے ؟ تو اس نے بیان کیا کہ آپکو یاد ہوگا کہ آپ نے مجھے ایک شیشی برقی روغن کی دی تھی جس سے میری سست رگوں کا پانی علاج ہو کر کمزوری کی شکایات رفع ہوئی ایک تھینکس ۔ اسکے بعد ایک شیشی روغن طلاء جو آپ نے عطا فرمائی جبکی مالش سے کجی وغیرہ دور ہو کر عضو مخصوص اصلی حالت پر آگیا ۔ دو تھینکس ۔ پھر حضور نے ایک شیشی گولڈن پلز کی عنایت کی جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر عام طور پر خون صالح پیدا ہوا ۔ اور پوری پوری قوت نصیب ہوئی ۔ لیجئے صاحب تینوں تھینکس پورے ہوگئے ۔

یہ پہلا دن تھا جب ہمنے ان تینوں بے نظیر اور لازم و ملزوم ادویہ کو ایک ہی بکس میں بند کر دیا اور اسکا نام برقی سٹ رکھا ۔ ورنہ پہلے یہ تینوں مجرب دوائیں ہم علیحدہ علیحدہ عند الضرورت مریضوں کو دیا کرتے تھے ۔

ہم بلا مبالغہ اس بکس کو (جس میں برقی روغن و روغن طلاء و گولڈن پلز الگ الگ شیشیوں میں ہیں) نامردی کا مکمل علاج کہہ سکتے ہیں ۔ اور صرف ہمیں کہتے ہیں بلکہ تجربہ کرنے والے خوشنودی سے مشفق اللفظ اور ہمزبان ہیں ۔ قیمت فی سٹ (سپے) منہ محصولڈاک

موتیائی یاعرق الجبال

ابتدائی سل ۔ دق ۔ دمہ ۔ ہر قسم کی دماغی و بدنی کمزوری اور دیگر کمزوریوں کیلئے اکسیر ہے ۔ چند قطرے دودھ میں ملا کر کھالینے سے زرد رنگ درست ہو جاتا ہو بعد جماع دودھ میں ڈالکر کھالینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے ۔ اکثر در جبہ کی بہی اور مرد اور عورت کو ہر ایک کو یکساں مفید ہو ۔ قیمت فی چھٹانک سلہ

یہ کتاب امہات المومنین کے جواب میں ایک فاضل

خداوندکی ماں

کی تحریر ہے ۔ نے تالیف فرمائی ہو قابل دید ہو قیمت ۲ر

المشتہر

پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی امرتسر کٹرہ قلعہ

مفصلہ ذیل مال

ہماری کارخانہ سے نہایت عمدہ مال تیار ملتا ہے اور فرمائش آنے پر فوراً تعمیل کیجاتی ہے ۔ اور مال وقت پہ بھیجا جاتا ہے ۔

مختصر فہرست مال

زنگی سادہ ۸ سے ۱۲ تک فی عدد	ماہ سادہ ۔ ۸ سے ۱۲ تک فی
" ندی تار ۔ " "	" زرین ۔ " " "
پرو اوڈھنوکی ۔ " "	رومال ریشمی ۔ " " "
ازاربند سوتی " "	کمبل ولیسی ۔ " " "
" ریشمی " " "	" فوجی ۔ " "
تھان گرون ہر ایک دستیاب "	تولیہ سفید ۔ " "
جوتہ ساخت لودیانہ " "	تولیہ رنگین مع کل غرض وغیرہ " "
" زنانہ ہوشیاری پور " "	چھینٹ ولیسی اونی ۔ " فی جوڑہ
جرابیں دوستانہ اونی " "	" پشمینہ " " "
" سوتی " " "	" سیج ۔ " " "
خوش رنگ خاکی رنگ شتہ " "	" چوہیا ۔ " " "
عنایت نثری امرسر " "	" کوٹ فیتہاں " " "
" خاکی " "	چادر پشمینہ " " "
دستی رومال فرش پلنگ "	بنیان وپاجامہ اونی " "
فرش فرمائش آنے پر طیار ہو سکتی ہے	" سوتی " " "
دیوال سوتی ۔ سے تک	پیوندی وردی " "

باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ انکو ہر قسم کا مال گرمی سا ۔ انگیار ۔ کرتہ ۔ شیل ۔ بنین ۔ جھٹرن چپاک سوتی وغیرہ ہر قسم اونی و ہنری و ریشمی وغیرہ ہمیشہ موجود رہتا ہے دیگر سوداگروں کی دوسے ارزاں ہے ایکبار ضرور آزمائیے ۔ نمونہ منگوا کر ملاحظہ فرمائیں ۔ یہ کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے ۔ عام خریداروں کو ذریعہ وی پی یا روپیہ نقد آنے پر ارسال کیا جائیگا ۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کلاتھ مرچنٹ لودیانہ

دیکھکر اور ان میں غور کر کے کیا حیران نہیں رہ جاتا اور کیا یہ یقین کرلینے کے واسطے کافی نہیں ہے کہ ضرور اسکا کوئی صانع ہو اور وہ ضرور ان صفات سے متصف ہے کیونکہ وہ پاتا ہے کہ اگر ہاتھ کی بجای پاؤں لگو ہوتے یا آنکھ کی جگہ ناک تو ہرگز اسکو اپنے جسم کا یہ انجن ایک لمحہ کیلئے بھی کام نہ دیسکتا یا مثلاً اس ترکیب یا ترتیب میں جو اسکے جسم میں ہے فرق ڈالدیا جائے۔ تو ممکن نہیں کہ وہی کام اس جسم سے ہوسکیں اگر اس انتظام کو صانع خود خراب کردے۔ تو کون ہو جو اس جسم سے وہ کام لے سکے۔ جو پہلے اس انجن سے سرزد ہوتے تھے۔ سب سے زیادہ تعجب دلانے والی اور انسان کو ایک خدائے واحد کے یقین دلانیوالی وہ انوکھی چیز ہے جسکو ہم اپنے میں اس گوشت پوست و خون سے علیحدہ پاتے ہیں جس کی موجودگی میں جسم کا سارا کارخانہ چل رہا ہو۔ اور جسکو علیحدہ ہو جانے پر باوجودیکہ جسم ویسکا ویسا ہی رہتا ہے۔ مگر مٹی سے زیادہ بیکار ہو جاتا ہے۔ پس اگر انسان اپنی ساخت اپنے کاموں سے اپنے ارادوں اپنی حکمت اپنی دانائی اپنی قوت اپنے اختیار وغیرہ وغیرہ میں غور کرے۔ تو اسکو بیشک یقین ہو جائیگا۔ کہ اسکا صانع اقوی صفات کا منبع و ماخذ ہے بلکہ اسکی اپنی صفات ان صفات صانع کا شائبہ بھی نہیں۔

(راقم منشی محمد عبدالرحمن صاحب شوق امرتسری)

ولی کی تلاش

میں مدت سے ولی اللہ کامل تلاش کرتا ہوں لیکن مجھکو کہیں پتہ نہیں ملتا ہو۔ ازیں باعث میں اہل حدیث بھائیوں سے دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ اگر کسی جگہ پر کوئی ولی اللہ کامل (مثل مرحوم مغفور مولوی عبداللہ صاحب غزنوی) موجود ہیں۔ تو ضرور بالضرور مجھکو اطلاع فرماویں۔

(راقم خوشبر علی ضلع مرشد آباد ڈاکخانہ بکر یو۔ موضع سیتا رام پور)

خدا کی ہستی اور توحید کا ثبوت

(ماخوذ از علیگڈھ گزٹ)

فضائے عالم کی کوئی انتہا نہیں ہے اُسکی وسعت کا اندازہ ذیل کی مثالوں سے ہوگا۔ زمین سے سورج ۰۰۰،۰۰۰،۱۲۰ میل ہے۔ سورج کی روشنی زمین تک آٹھ منٹ کم وبیش میں پہنچ جاتی ہے اور نجم قطب شمالی کی روشنی زمین تک پہنچنے میں دس برس لگتے ہیں۔ اگر حساب لگاویں۔ تو وہ نجم جسکو قطب شمالی کہتے ہیں تقریباً زمین سے (۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۶۵،۹۵) (۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۹،۲) میل ہوگا۔ اور اس کے بعد معلوم نہیں کہ قطب شمالی سے آس طرف کتنی دور تک فضا ہے سورج کا حجم زمین کے حجم کا ۰۰۰،۰۰۰،۱۲ گنا ہے اور جتنا سورج ایک ریت کے ذرے سے بڑا ہے۔ کہکشاں کے ثوابت وسیار کا مجموعہ سورج سے اُسکی بہ نسبت بہت زیادہ بڑا ہے اس کہکشاں میں اربوں ثوابت وسیار حدوث کے مختلف درجے طے کر رہے ہیں بعض مجسم ہو چکے ہیں۔ بعض سحابی حالت میں ہیں بعض مجسم ہو کر بگڑ چکے ہیں جیسے فضا کی وسعت اور اس کے ثوابت وسیار کی کثرت و کلانی حیرت انگیز ہے ویسا ہی موجودات کی خوردی بھی دلفریب وجد پیدا کرتی ہے۔ سوئی کی نوک پر پانی کا جتنا قطرہ اٹھ آتا ہے۔ اس قطرے میں اتنے ہی چھوٹے چھوٹے جاندار کیڑے موجود ہو تے ہیں۔ جتنے کرہ زمین پر آدمی ہیں۔ یعنی سوا ارب کے قریب لارڈ کلون (Lord Kelvin) کے حساب سے ایک نجم میں ۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ دس پچاس کروڑ سالی ہوتے ہیں اور حال کی تحقیق سے ایک سالمہ مجموعہ ہے ہزاروں واحدات کا باوجود عالم کی اس وسعت اور اس میں اتنی بڑی بڑی اور اتنی چھوٹی چھوٹی مخلوقات موجود ہونیکے سب کا عدم سے وجود میں آنا اور وجود بین العدمین کی منزلوں کو طے کرنا حیرت انگیز ہے۔ سب کے سب ایک ہی صراط مستقیم سے وجود میں آتے ہیں اور جس راہ راست سے آتے ہیں۔ اسی سے عدم میں چلے جاتے ہیں باوجود کثرت لاتعد و لاتحصی کے اُن کے موجود ہونیکا طریقہ ایک ہی۔ تغیر کا طریقہ ایک ہی۔ فنا کا طریقہ ایک اور سب میں رابطہ ایک ہے۔ کائنات عالم کی لاانتہا کثرت اُن کی کلانی انکی خوردی مراحل وجود و عدم طے کرنے میں چند سادہ اصول کی پابندی اور باوجود اس کثرت اور اختلاف کے سب میں ایک رابطہ ہونا انسان کو نور ایمان سے وجد میں لے آتا ہے۔ اور فتبارک اللہ احسن الخالقین کے بیساختہ کہنے پر مجبور کر دیتا ہے سلامت فطرت سے انسان پر وجود صانع کے عین الیقین ہونے کی جو حالت طاری ہوتی ہے۔ وہ صرف وجدانی ہی نہیں ہے بلکہ ایک حد تک برہانی بھی ہے۔

میں اس مختصر تقریر میں وجود صانع کا برہانی ہونا عرض کرتا ہوں۔

وجود صانع کے پتہ لگانے کے دو طریقے ہیں۔ ایک علوم عقلیہ ہے جس میں کائنات عالم کی علتوں کا پتہ لگاتے لگاتے علت اولی اور غایت الغایات تک پہنچتے ہیں اور وہاں سے واجب الوجود ہے ہستی کے اذعان پر مجبور ہو جاتے ہیں دوسرے فطرت انسانی سے پتہ لگاتے ہیں موجودات عالم یعنی ثوابت وسیار و حیوانات و نباتات و معدنیات واقعی ہیں خیالی نہیں۔ جب علوم عقلیہ معلولات سے علتوں کی

ahmadimuslim.de

طرف چلتے ہیں۔ اُسوقت تمام موجودات عالم کی انتہاء زمان۔ مکان۔ مادہ حرکت تک پہنچتی ہے یعنے یہ پتہ لگتا ہے کہ عالم میں جو موجودات حدوث کے مختلف درجوں میں موجود ہیں۔ وہ سب اُنہیں چاروں سے بنی ہیں۔ اُن چاروں کے سوا کسی اور پانچویں چیز کو دخل نہیں ہے۔ لیکن جب علوم عقلیہ کا کھوج لگانا چاہتے ہیں۔ کہ زمان و مکان و مادہ و حرکت کہاں سے آئی تب اُنکو مان لینا پڑتا ہے۔ کہ وہ چاروں کسی قوت کا اثر (Phenomenon) ہیں جو کہ وہ قوت باعتبار مظہر ہونے زمان و مکان مادہ و حرکت کے مفید ہوتی ہے۔ اور انسان کو مفید کا تعقل بے مطلق کے تسلیم کر لینے کے نہیں ہو سکتا اس لئے اس قوت کو جو غائت الغایات ہے تمام مظاہر و آثار (Phenomenon) کا ہونا ماننا پڑا کہ اثر (Phenomenon) مانیں یعنی (Neumenon) واجب الوجود ہے جسکا ادراک کیا کر سکتے ہیں۔ قوت تک جو غائت الغایات علل ہے پہنچ سکے بعد یعنی (Neumenon) اور اثر (Phenomenon) میں واسطہ نہیں رہتا۔ ادراک بشری کی حد غائت الغایات یعنی قوت تک اور وہ قوت گویا عین ذات (Neumenon) اور انسان میں حائل ہو۔ قوت کے اوپر اُس کے آثار ہیں۔ جو انسان ادراک کر سکتا ہے۔ قوت کے اوپر یعنی ذات تک جہاں ادراک بشری کی رسائی نہیں وہ قوت اور غائت الغایات انسان اور عین ذات واجب الوجود ہے جس کے درمیان حائل ہے ؎

مالفز برابر ورشد۔ مشغوف صد غریب
ناخود مدعان بہ وہ چہ تقریر سیکنند

خلاصہ یہ کہ علوم عقلیہ بتاتے ہیں۔ کہ تمام موجودات عالم معلول ہیں ایک قوت کی جو غائت الغایات اور علت اولیٰ ہے لیکن وہ غائت الغایات بلا واسطہ موجودات عالم کے علت ہونے کی وجہ سے مقید بالمعلومات اور مضاف الی العالم ہے اور چونکہ مقید اور مضاف کا تصور انسانی ہے۔ جو بے مطلق کے نہیں ہو سکتا۔ اسلئے گو عقل بشری اُس مطلق کا احاطہ نہ کر سکے۔ تاہم واجب الوجود مطلق کا اذعان کر لینا فطرت انسانی کا لازمی نتیجہ ہے۔

یہ طریقہ ہے موجودات عالم سے وجود مطلق کے پتہ لگانے کا دوسرا طریقہ فطرت بشری سے پتہ لگایا جاتا ہے اُسکی تفصیل یہ ہے کہ۔ آدمی میں چند قوتیں ودیعت ہیں۔ اور اُن سب کے کام مقرر ہیں۔ جو کام جس قوت کا ہے۔ وہی اُس سے ہوتا ہے۔ دوسرا کام اُس قوت سے نہیں ہوتا ہے نہ دوسری قوت وہ کام

کر سکتی ہے۔ آنکھ کا کام دیکھنا ہے سننا اُسکے لئے محال ہے آنکھ سوائے دیکھنے کے اور کچھ نہیں کر سکتی اور دیکھنا سوائے آنکھ کے اور کسی عضو سے نہیں ہوتا کان کا کام سننا ہے کان کوئی کام سوائے سننے کے نہیں کرتا اور سننا سوا کان کے کسی اور عضو سے نہیں ہوتا۔ ذائقہ کا کام چکھنا ہے۔ سوائے چکھنے کے اور کوئی کام وہ نہیں کرتا نہ چکھنا سوا ذائقہ کے کسی اور قوت سے ہو سکتا ہے ادراک بشری کا کام آثار محسوسہ بالحواس کو نفس مدرکہ تک پہنچا دینا ہے اور عقل کا کام مدرکات بشری پر حکم ثبوتی یا سلبی لگانے کا ہے۔ جو قضایا حواس اور ادراک اور عقل انسانی کی بابت بیان ہوئے وہ بدیہی ہیں۔ محتاج ثبوت نہیں اب دیکھنا چاہئے کہ عدم محض کو کوئی شخص چھو سکتا ہے یا چکھ سکتا ہے یا سونگھ سکتا ہے۔ یا سن سکتا ہے یا دیکھ سکتا ہے۔ دنیا میں ابھی تک نہ کوئی ایسا آدمی ہوا ہو۔ نہ آئندہ ہوگا۔ جو کہے کہ عدم محض کو میں نے چکھا ہے یا سونگھا ہے۔ یا دیکھا یا ادراک کیا ہے۔ یا اُس پر حکم لگایا ہے۔ جب عدم محض محسوس بالحواس نہیں ہو سکتا۔ تو ادراک بشری میں اُس سے کوئی ایسا تغیر جو موجودات کے چھونے چکھنے یا سونگھنے یا دیکھنے سننے سے پیدا ہوتا ہے۔ ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور جب نفس انسانی میں کوئی تغیر عدم محض سے پیدا ہی نہیں ہو سکتا تب آدمی کو عدم محض کا علم ہی نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ کیا ہے اور آدمی میں کیا تغیر پیدا کرتا ہے۔ اور جب آدمی کو عدم محض کا ادراک ہی نہیں ہو سکتا۔ تب آدمی اُسپر کوئی ثبوتی حکم ہی کیا لگا سکتا نہ کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ سیاہ ہے یا سفید ہلکا ہے یا بھاری خوشنما ہے یا بدنما چنانچہ یا غیر متناہی ہے۔ صانع عالم نے فطرت انسانی کو جیسا بنایا ہے اُس کے لحاظ سے آدمی کو عدم محض کا تصور اور ادراک کرنا اور اُسپر حکم لگانا محال ہے۔ حواس و ادراک اور عقل بشری کی حد یہ ہو۔ کہ وہ عدم محض کو متعلق ہی نہیں ہو سکتی۔ اصل یہ ہے کہ عدم محض کا ادراک ہرگز نہیں ہوتا۔ مگر عدم ادراک کو ادراک عدم کہنے لگے ہیں۔ اور بہتیرے لوگ ایسے ہیں جو غور نہیں کرتے اور ادراک عدم محض کے محال ہونے کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔ ادراک انسانی کی یہی حد ہے۔ جو کسیطرح کسی انسان کو ایسی حالت کا تصور ہی نہیں کرنے دیتی جس میں نہ موجودات عالم ہوں نہ زمان نہ مکان نہ مادہ نہ قوت نہ صانع عالم بلکہ عدم محض ہو۔ اور اُس کے بعد وجود عالم ہوا۔ آدمی یہ تو کر سکتا ہے کہ عقل کو کام میں نہ کرے کہنے لگے کہ عالم ہمیشہ سے خود بخود ہی جیسا دہریوں کا عقیدہ ہے۔ مگر یہ کبھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ عدم محض وجود بن گیا۔ کیونکہ عدم محض کا تصور محال ہے

ahmadmuslim.de